مخمورؔ دہلوی

(1901-1956)

مخمورؔ دہلوی کا نام فضل الٰہی تھا، دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہ بیخود دہلوی کے شاگرد تھے۔ مخمورؔ دہلوی کو بچپن ہی سے سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا مگر مزاج میں قناعت تھی اس لیے سب کچھ خاموشی سے برداشت کرتے رہے۔ حالات نے انھیں دہلی سے پٹودی پہنچادیا، جہاں وہ نواب محمد افتخار علی خاں والیِ ریاست پٹودی کے ملازم ہوگئے۔ ان کی زندگی کا بڑا وقت اسی ملازمت میں گزرا۔ 1947 میں پھر دہلی آ گئے۔

مخمورؔ دہلوی کا اصل میدان غزل ہے۔ ان کے کلام میں رندی وسرمستی کی فضا ہے۔ ان کے کلام میں سادگی، سلاست اور روانی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے غزل کے علاوہ کچھ نظمیں بھی کہی ہیں۔ مخمورؔ کا کلام 'کلیاتِ مخمور' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

جشنِ آزادی

5188CH20
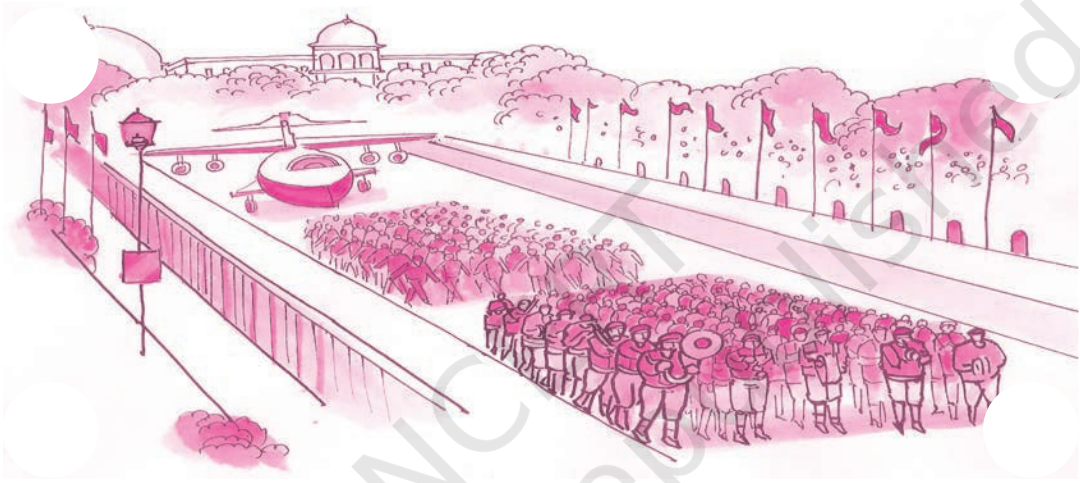
چمن میں بُلبُلیں ہر سمت چہچہاتی ہیں
فضائیں نغمۂ دِل کش ہمیں سناتی ہیں
ہوائیں آج ترانے خوشی کے گاتی ہیں
کِھلے ہیں پھول بھی، کلیاں بھی مسکراتی ہیں
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

نِشاط و عیش کا آئینہ دار آ ہی گیا
وہ زندگی کے چمن پر نکھار آ ہی گیا
وہ جس کے آنے کا تھا انتظار آ ہی گیا
وہ جھوم جھوم کے ابرِ بہار آ ہی گیا
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

جو غم کے ساتھ تھی مہمان، وہ برات گئی
جو دن کو رات بناتی رہی، وہ رات گئی
ہجومِ یاس گیا تلخیِ حیات گئی
جُھکے نہ غیر کے آگے، نہ اپنی بات گئی
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

چمک رہے ہیں ستارے، چراغ جل تو چکے
اندھیری رات کے سایے تمام ڈھل تو چکے
کِھلے ہیں پھول، فضاؤں کے رخ بدل تو چکے
کھٹک رہے تھے جو کانٹے وہ سب نکل تو چکے
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

اُٹھاؤ سازِ طرب، زندگی کی بات کرو
اَلم کو دل سے بھلاؤ، خوشی کی بات کرو
اندھیرا جاچکا، اب روشنی کی بات کرو
چمن میں پھول کِھلاؤ، کلی کی بات کرو
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

بنا ہے زینتِ دستور جشنِ آزادی
ہے چشمِ شوق کو منظور جشنِ آزادی
ہوا ہوں دیکھ کے مسرور جشنِ آزادی
نظر نواز ہے مخمورؔ جشنِ آزادی
بہار آئی ہے دیکھو بہار آئی ہے

(مخمورؔ دہلوی)

مشق

سوالات

1۔ نظم کے پہلے بند میں شاعر نے کیا منظر پیش کیا ہے؟

2۔ ''نشاط و عیش کا آئینہ دار آہی گیا'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

3۔ ''اندھیرا جا چکا، اب روشنی کی بات کرو'' یہاں اندھیرا اور روشنی کن چیزوں کی علامت ہیں؟

4۔ نظم کے آخری بند میں شاعر نے جشنِ آزادی سے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟